جماعت۔نہم

سبق نمبر ۱۱۔ نظم ''ایک پودا اور گھاس'' از اسمٰعیل میرٹھی

خلاصہ

نظم ''ایک پودا اور گھاس'' اسمٰعیل میرٹھی نے لکھی ہے۔اسمٰعیل میرٹھی ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئے تھے اور ۱۹۱۷ء میں انتقال کر گئے ہیں۔بچوں کی تعلیم سے انہیں خاص دلچسپی تھی اسلئے معلّمی کا پیشہ اختیار کیا۔انھوں نے سادہ اور سلیس زبان میں اردو سکھانے کے ساتھ ساتھ ان کتابوں میں اخلاقی موضوعات کو اس خوبی سے شامل کیا کہ پڑھنے والے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے زیور سے بھی آراستہ ہو سکیں۔

شاعر نے اس نظم میں گھاس اور پودے کو کردار بنا کر ان کی گفتگو کو پیش کیا ہے۔نظم میں پودے کو زیادہ فائدہ مند بتایا گیا ہے اس لئے گھاس کے مقابلے میں اس کی قدر زیادہ ہے۔

نظم کچھ یوں ہے کہ ایک باغ میں پودا اور گھاس ساتھ ساتھ اُگے تھے۔گھاس پودے سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ ہم دونوں کو پھلنے پھولنے کے لئے مٹی، پانی، ہوا اور روشنی کی ضرورت پڑتی ہیں اور ہم دونوں ایک ہی ذات سے تعلق رکھتے ہیں پھر برتاؤ میں فرق کیوں؟ لوگ تجھ پر مہربان ہوتے ہیں اور مجھے جڑ سے ہی اُکھاڑا جاتا ہے۔جوں ہی میں ہاتھ پاؤں پھیلانے لگتا ہوں مجھے جانوروں کی غذا بنادی جاتی ہے۔اس کے برعکس اگر کوئی جانور بھول سے تم پر نظر ڈالتا ہے۔ڈنڈے مار کر اس کو بھگا دیا جاتا ہے۔لوگ تمہیں پروان چڑھانے کیلئے وقت وقت پر پانی دیتے ہیں اور دشمنوں کی بری نظر سے بچاتے ہیں۔آخر یہ فرق کیوں کیا جاتا ہے؟ پودے نے سر ہلا کر جواب دیا کہ تمہاری شکایت غلط ہے۔تم اور مجھ میں فرق صرف اتنا ہے کہ جب میری شاخیں پھیلنے لگتی ہیں لوگ میرے سایے میں بیٹھنا پسند کرتے ہیں اور میرا دیا ہوا پھل اُنہیں پیارا ہے۔

دنیا میں چیزوں کی قدر و قیمت ان کی افادیت سے بڑھتی ہیں۔لوگ اُن ہی کو زیادہ پیار دیتے ہیں جن سے اُنہیں زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

الفاظ	معنی	جملے

اتفاقاً	اچانک	کل شام کو اتفاقاً بچھڑے ہوئے دوست سے ملاقات ہوئی۔
رفیق	ساتھی	دنیا میں ماں کے برابر کوئی رفیق و شفیق نہیں۔
طریق	طریقہ	تمہارے بات کرنے کا طور و طریق مجھے پسند آیا۔
حیات	زندگی	موت و حیات خدا کے ہاتھ میں ہے۔
یکسان	ایک جیسا	سب کے ساتھ یکساں سلوک روا رکھنا چاہیئے۔
عنایت	مہربانی	وقتِ ضرورت پر مدد کر کے تم نے مجھ پر عنایت کی۔
دوست دار	دوست رکھنے والا	مجھے تمہاری دوست داری پر فخر ہے۔
بے جا	غلط	بے جا شکایت نہیں کرنی چاہیئے۔
گلہ	شکایت	گلہ اپنوں سے ہی کیا جاتا ہے۔
تمیز	فرق	امیر اور غریب میں تمیز کرنا اچھا نہیں۔
عزیز	پیارا	ماں کو اولاد اپنی جان سے عزیز ہوتی ہے۔
نفع	فائدہ	کاروبار میں نفع اور نقصان ہوتا رہتا ہے۔
بیشتر	زیادہ تر	اپنا بیشتر وقت پڑھائی میں صَرف کرنا چاہیئے۔

سوالات:۔

جواب نمبر ۱۔ نظم میں گھاس نے پودے سے کہا کہ ہم دونوں ایک ہی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہماری نشو و نما کیلئے مٹی، پانی، ہوا اور روشنی کی ضرورت ہوتی ہیں۔ زمین پر اکھٹے اُگتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ مجھے بڑی بیدردی سے اُکھاڑ کر پھینکتے ہیں۔ جانوروں کی غذا بنا دی جاتی ہے، تمہاری پرواخت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے ہیں اور ہر دشمن سے تمہیں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ ایسا کیوں کر کیا جاتا ہے؟

نمبر ۲۔ پودے پر عنایت کی نظر ہونے سے یہ مراد ہے کہ لوگ پودے کی دیکھ بھال اچھی طرح کرتے ہیں۔ اُسے ہر نقصان سے بچاتے ہیں اور ہر دشمن سے محفوظ رکھتے ہیں۔ وقت وقت پر پانی دیتے ہیں اور اگر کوئی جانور منہ لگانے کی کوشش کرتا ہے تو ڈنڈے مار کر اس کو بھگا دیا جاتا ہے۔

نمبر ۳۔ پودے نے گھاس کی شکایت کو بے جا اس لئے کہا کیونکہ لوگ پودے سے اس لئے زیادہ پیار کرتے ہیں کہ

جب پودا بڑا ہو جائے گا۔ تپتی دھوپ میں اس کے سایے میں بیٹھیں گے اور اس کا لذیز پھل کھائیں گے۔
لوگ اپنے فائدے کی خاطر پودے کی زیادہ دیکھ بھال کرتے ہیں۔

نمبر۴۔ دنیا میں عزت کا سہرا اُس کے سر بندھتا ہے جو دوسروں کے لئے راحت کا سامان فراہم کرے۔ جو زیادہ سے زیادہ فائدہ بہم پہنچائے۔

مرکزی خیال۔
اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ دنیا میں سب برابر ہے لیکن عمل اور نتیجے سے مرتبے میں زیادتی یا کمی ہو جاتی ہے۔ کسی چیز کی قدر و قیمت اس کی افادیت سے بڑھ جاتی ہے۔